بسم اللہ الرحمن الرحیم • یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم • سورہ محمد آیۃ ۳۳

مسلک اہلحدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان

پندرہ روزہ

دہلی

مدیر
حافظ محمد یوسف
معاونین
۱- محمد سلیمان صابر
۲- عبدالرشید ندوی

جلد ۳۵ یکم فروری ۱۹۸۳ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ شمارہ ۳

یحییٰ بن معاذ نے فرمایا مجھے تین طرح کے انسانوں پر افسوس ہے

(۱) وہ شخص جو اپنے اعمال جیسی مخلوق کے دکھاوے کیلئے کرتا ہے اعمال کو صرف اللہ کیلئے نہیں کرتا۔

(۲) جو اپنے مال میں بخیلی کرے حالانکہ اس کا رب قرض مانگتا ہے مگر وہ اللہ کو قرض نہیں دیتا۔

(۳) جو مخلوق کی رفاقت ومحبت کا خواہاں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رفاقت کی طرف بلاتا ہے۔

بدل اشتراک ۱۵ روپے غیر ممالک سے پانچ پونڈ یا دس ڈالر

دارالحدیث رحمانیہ

ابوالفضل اینکلیو، اوکھلا، نئی دہلی کے سفراء و مبلغین کے دوروں کی رپورٹ

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیر اہتمام قائم ہونے والی مرکزی درسگاہ دارالحدیث رحمانیہ کی تعمیری ضروریات کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے جتنے سفراء کی ضرورت تھی کوشش کے باوجود دستیاب نہ ہو سکے صرف تین درج ذیل سفراء تھے جن میں سے دو دورہ کر رہے ہیں۔ ایک صاحب اپنی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے الگ ہو چکے ہیں

(۱) مولانا کتاب اللہ صاحب اسلامی جھنڈی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے سرگرم و جوشیلے کارکن عزیز اور کامیاب مبلغ ہیں موصوف کا تقرر مئی ۱۹۷۰ء سے ہوا ہے رمضان سے قبل موصوف نے مضافات دہلی و مغربی یوپی کے مخصوص مقامات کا دورہ کیا آپ نے رمضان شوال ذی قعدہ تین ماہ بمبئی بھیونڈی و مضافات بمبئی کا دورہ کیا، آپ نے سرمایہ فراہم کرنے کے ساتھ دارالحدیث رحمانیہ کے اغراض و مقاصد کی بہترین ترجمانی کی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کا پیغام اخوان جماعت کو پہنچایا، اوائل ذی الحجہ میں مکان ہر چند عید الاضحیٰ منانے کی غرض سے بمبئی سنٹرل سے دہلی پہنچ گئے۔ بعدہ گجرات کے مرکزی مقامات ساہرود، سورت، احمد آباد، راجکوٹ، جھیوسر وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے دہلی واپس آئے اور دہلی سے مکان روانہ ہو گئے

اخوان جماعت اہلحدیث ہند کو مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند ۲۱۰ پریس اسٹریٹ دہلی سے توقع تھی اور سو فیصد توقع ہے اس کا ثبوت وہ اعزاز و اکرام اور تعاون ہے جو مولانا سلمان ہند کی کو ملا۔ ہر جگہ کے پرخلوص بزرگوں نے خوش آمدید اور لبیک کہا۔

دارالحدیث رحمانیہ کے قیام اور انعقاد ثانیہ کو برادران جماعت نے نعمت غیر مترقبہ اور فضل الٰہی قرار دیا۔

اکتوبر و نومبر میں آپ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور دارالحدیث رحمانیہ کا پیغام پہنچانے کے لئے نیپال کے کوہستانی علاقہ کوٹلہ بانسہ دان دیگر گھڑیا وغیرہ کا پر خطر سفر کرکے نیپال کے پہاڑی مسلمانوں کو توحید و سنت پر قائم رہنے کی تلقین کی۔

بستی۔ گونڈہ۔ نیپال زرخیز علاقہ ہے دسمبر سے گنا اور دھان کی فصل تیار ہو جاتی ہے ان علاقوں میں لاکھوں کی تعداد میں اخوان اہلحدیث بستے ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مولانا کتاب اللہ اس وقت اس زرخیز خطہ کے دورہ پر ہیں۔ ماضی میں دارالحدیث رحمانیہ سے بستی گونڈہ۔ نیپال کے اہلحدیث بھائیوں نے بھرپور فیض حاصل کیا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ رحمانیہ کے قیام میں بھرپور حصہ لیں اور خدا سے دعا کریں کہ دارالحدیث رحمانیہ مرحوم کا خلاء جلد پر ہو جائے

(۲) مولوی نذیر احمد عمری مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند اور دارالحدیث رحمانیہ کے پرخلوص مبلغ و سفیر ہیں اگست ۱۹۷۰ء سے آپ کا تقرر ہوا ہے موصوف مغربی یوپی کے چند مقامات کا دورہ کرتے ہوئے راجستھان گئے ۱۷ اگست ۱۹۷۰ء تا ۲۰ اکتوبر آپ نے راجستھان کا دورہ کیا موصوف ایک فاضل نوجوان ہیں تکمیل تحصیل علم کے فوراً بعد آپ نے دعوت و تبلیغ اور سفارت کے میدان میں قدم رکھا ہے آزمودہ کار حضرات جانتے ہیں کہ یہ میدان کتنا سنگلاخ اور پرخار ہے بالخصوص ایک نوجوان نوخیز فاضل کے لئے مگر سفیر موصوف نے بڑی عزیمت اور استقامت کا ثبوت دیا۔ مرکزی اہلحدیث ہند راجستھان کے مخلص بزرگوں کے حق میں دعا گو ہے جنہوں نے سفیر موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کیا سفراء کے دوروں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث اور دارالحدیث رحمانیہ کی راہ میں جو بڑے بڑے پہاڑ نظر آ رہے تھے وہ راہ سے ہٹ گئے ہیں یقین محکم و عمل پیہم سے وہ چھوٹے چھوٹے روڑے بھی دور ہو جائیں گے جو خال خال نظر آ رہے ہیں انشاء اللہ۔ مولوی نذیر اس وقت بستی گونڈہ نیپال کا دورہ کر رہے ہیں۔ برادران جماعت سے اپیل ہے کہ دارالحدیث رحمانیہ کے قیام میں بھرپور حصہ لیں

(۳) مولانا امراللہ صاحب عارف سراجی کا تقرر مئی ۱۹۷۰ء میں ہوا مگر آپ نے جون ۱۹۷۰ء سے دورہ شروع کیا مشرقی یوپی اور بہار کے دورہ کا پروگرام دیا گیا تھا آپ نے ۲۲ جولائی تک دورہ کیا رمضان کے مہینہ میں دیہات کا دورہ وہ بھی برسات کے موسم میں غیر مفید ہوتا ہے ان کی صوابدید کے مطابق بہار کے دیہات کا دورہ کر کے بہ لحاظ بہار سے آپ نے آمد و خرچ کا حساب دیا یہ دورہ کامیاب نہیں رہا آپ نے اگست سے راجستھان کے دورہ کا وعدہ کیا تھا مگر صحیح اطلاع نہیں ملی کہ راجستھان کا دورہ کس طرف سے شروع کر رہے ہیں کام کو جلد سمیٹ لینے کی وجہ سے مولوی نذیر احمد عمری بھی راجستھان بھیجے گئے موصوف تقریباً دو ماہ دورہ کرتے رہے مگر سراجی صاحب سے کہیں ملاقات نہ ہو سکی تقریباً ... تک مولانا عارف سراجی صاحب کے متعلق علم نہ ہو سکا کہاں ہیں اور کیا شغل ہے جنوری ۱۹۷۱ء میں آپ نے اطلاع دی کہ بعد رمضان آپ نے مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند و دارالحدیث رحمانیہ کا کوئی کام نہیں کیا ہے اپنی ایک کتاب کے سلسلہ میں تھے بہر حال غرض اس وقت صرف مولانا کتاب اللہ، مولوی نذیر احمد عمری دو سفیر ہیں جو کام کر رہے ہیں مولانا عارف سراجی صاحب مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند و دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا کام نہیں کر رہے ہیں۔

سکریٹری دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند

مکرمی جناب محمد سلیمان صاحب سکریٹری اہلحدیث لال گنج پوسٹ رگھوناتھ چک بردوان

سلام مسنون۔ آپ کے ارسال کردہ مبلغ ۵۳ روپے برائے تعمیر مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی وصول پائے جسکو ایک نئی اسکیم کے تحت آپ نے جمع کیا تھا فرداً فرداً ہر چندہ دہندگان کو آپ نے رسید دیدی ہوگی یا جو رسیدات بھیجی جائیں گی وہ سکریٹری کے پاس رکھی جائے گی امید ہے کہ اس سے آپ کا مقصد پورا ہوگا۔ والسلام

المخلص

سکریٹری دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث دہلی

مرکزی دفتر کی طرف سے ضروری ہدایات

(۱) دفتر کو خط و کتابت کرتے وقت خطوط کو صاف صاف لکھیں اپنا مکمل اڈرس انگریزی میں بھی لکھیں اور پن کوڈ نمبر ضرور لکھیں (۲) اخبار ترجمان کیلئے خطوط لکھتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں (۳) منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خریداری نمبر لکھنا نہایت ہی ضروری ہے (۴) مکتبہ ترجمان کو کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت بلٹی پارسل کیلئے مکمل پتہ اور بنک جس کی معرفت بلٹی ارسال کی جا سکے ضرور لکھیں (۵) وی پی کو پابندی سے چھڑا لیا کریں وی پی واپس آنے کی صورت میں مکتبہ کو نقصان ہو جاتا ہے جو کہ آپ ہی کا سرمایہ ہے

ایم شریف بھلیسی آفس سکریٹری

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند ۲۱۰ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۱۱۰۰۰۶

اداریہ

پندرہ روزہ ترجمان

جلد ۳۷ — شمارہ نمبر ۱۱

یکم فروری ۱۹۸۳ء — ۱۴۰۳ھ

بڑوں کی بڑی بات

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند (آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی) ان مقدس بزرگوں اور ارباب علم و فن و افاضل علماء اہلحدیث ہند کی دینی امانت جماعتی و مسلکی یادگار دعوت و تحریک و تنظیم کا خالص دینی ادارہ ہے۔ اس ادارہ کو کبھی بھی ہوا و ہوس کی آماجگاہ اور سیاسی جوڑ توڑ کا ماضی میں اکھاڑہ نہیں بننے دیا گیا۔ اس دینی و مسلکی ادارہ کی پچھتر سالہ تاریخ سے اس کی شہادت مل سکتی ہے۔

شیخ الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ فی الارض علامہ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری کانفرنس کے بانیوں میں سے ہیں۔ علامہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۶ء تک کانفرنس کے ناظم اعلیٰ (جنرل سکریٹری) رہے۔ اکابر بانیان علامہ عبد الستار غازی پوری، علامہ محمد ابراہیم آروی، علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، علامہ شاہ عین الحق پھلواروی، عبد الجبار ناشر روزگار، علامہ محمد داؤد غزنوی، علامہ ابو القاسم سیف۔ حافظ محمد ثناء اللہ عبد التواب غزنوی علی گڑھی، شیخ الحدیث علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ وغیرہم جیسے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے کشمیر سے راس کماری اور خلیج بنگال سے ساحل بحر ہند تک توحید و سنت کا ڈنکا بجایا۔ یہ بڑے آدمی کانفرنس کے اکابر بڑی سے بڑی بات کہہ سکتے تھے ان کو کہنے کا حق تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کانفرنس کے پلیٹ فارم پر پتھراؤ اور پتھروں کی مار برداشت کی تھی۔

کانفرنس کے اجلاس عام منعقدہ ۲۹، ۳۰ نومبر و ۱ دسمبر ۱۹۳۸ء بمقام ... میں صدر مجلس علامہ مرحوم نے فرمایا تھا کہ کانفرنس کو ہم سے سوال کرتے ہیں کہ کانفرنس نے کیا کیا ہم آپ بھائیوں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ نے کانفرنس کو کیا دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں یہ بھی فرمایا کہ "ادارہ" کانفرنس کا مولود ہے کانفرنس کی جانب سے پیدا شدہ ادارہ ہے اگر آپ چاہیں تو اس مولود (کانفرنس) کو زندہ رکھیں چاہیں تو اسے آرہ ہی میں دفن کر دیں (انتہی ملخصا)

بڑوں کی یہ بڑی بات تھی جس کو خندہ پیشانی کے ساتھ سنا گیا اور اس بجھتے ہوئے چراغ میں تیل ڈال دیا گیا۔ یہ آج سے ۴۴ سال پہلے کی بات ہے اس دور میں بھی مطالبہ یہی تھا کہ کانفرنس نے کیا کیا۔ ثنائی اور غزنوی جنگ مقامی دور کی نزاع و محاربہ کتابوں اور اخبارات میں محفوظ ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ یہ نزاع سلطانی نجد و حجاز کی عدالت حرمین سلطان عبد العزیز بن سعود رحمہ اللہ کے دربار تک پہنچ گئی۔ نزاع کی شدت کا یہ حال کہ ادھر کانفرنس کے پلیٹ فارم کا یہ حال کہ کانفرنس کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا تصور تک نہیں کیا۔ بحر اپنی جگہ تھا۔ مزاج جماعتی و مسلکی تھا۔ سیاسی جوڑ توڑ سے یہ لوگ دور تھے۔ ان بزرگوں کے سامنے اتفاق و اختلاف کی حدود متعین تھیں۔ ان کے اختلاف میں شر نہ تھا۔ اتفاق میں للہیت تھی تو اختلاف میں بھی للہیت تھی۔ واللہ کا احسان عظیم ہے کہ ان مقدس بزرگوں کی یہ امانت مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند، (آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس) زندہ ہے۔ تقسیم ملک کے بعد زندگی کے آثار دور دور تک نظر نہیں آ رہے تھے۔ مگر جزاہ اللہ خیر کہ ایک بزرگ علامہ آروی حفظہ اللہ و تولاہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اسے زندہ رکھا۔

ملک کی تقسیم کا اثر کم و بیش مسلمانوں کی تمام تحریکوں، تنظیموں، اور تعلیمی اداروں پر پڑا۔ جماعت اہلحدیث ہند و جمعیت اہلحدیث ہند (آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس) پر بھی اثر پڑنا لازمی تھا۔ مختلف اسباب و عوامل کی بنا پر جمعیت اہلحدیث کی شیرازہ بندی بڑی تاخیر سے ہوئی شیرازہ بندی کام کی رفتار بہت دھیمی رہی۔ دوسری تحریکوں تنظیموں اور مسلم اداروں نے ۱۹۴۷ء کے بعد جو فروغ حاصل کیا وہ جمعیت اہلحدیث کو بوجہ حاصل نہ ہو سکا۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کو بنیادی استحکام دینے کی ضرورت تھی۔ نشر و اشاعت کیلئے پریس، تصنیف و تالیف کیلئے ادارہ تحقیقات و نشریات دار التبلیغ، دار القضاء والافتاء و قیام، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے کارکنان کیلئے سکون قلب کیساتھ کام کرنے کیلئے مرکزی دفتری بلڈنگ کی خرید یا تعمیر ان میں سے کوئی کام نہ ہو سکا۔ ۱۹۶۱ء میں ... اجلاس عام ہوا تو گروہ کے نتیجہ میں بیداری کی جو لہر اٹھی تھی اس سے بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کو جو فائدہ پہنچنا تھا وہ فائدہ نہیں پہنچایا جا سکا۔ کانفرنس کو دہشت الٰہی کی طرف سے جس وجہ کی بخشش کی گئی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ کانفرنس ایک مرکزی درسگاہ قائم کرے جس کی زمام اور کل اختیارات جمعیت کے ہاتھ میں ہوں، جب یہ تجویز واپس لے لی گئی تو فوراً ملک کی جامعہ سلفیہ دہلی میں اپنے زیر اہتمام مرکزی درسگاہ کے قیام کیلئے جو کوشش کرتی تھی مگر بیس کی گئی البتہ اپنی سرپرستی اور مخلصانہ تعاون سے مرکزی دار العلوم کو پروان چڑھایا۔ اکابر جمعیت اہلحدیث نے ملک کا ہمہ گیر دورہ کیا۔ مقامی ضلعی و شہری اور ریاستی جمعیتوں کو بھرپور تعاون کیلئے کہا گیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کا ایک مرکزی دار العلوم کیلئے وقف ہو گیا۔ ۳ سیمینار افتتاح نمبر شائع کیا گیا۔ جماعت کا دیگر مرکزی مدارس کے عروج و فروغ میں بھی ذمہ داران نے ہاتھ بٹایا۔

ہر کام کا وقت مقرر و متعین ہے کام مقررہ وقت پر ہی ہوتا ہے سنت الٰہی نے جب چاہا تو جماعت اہلحدیث ہند کی شایان شان ایک عظیم درسگاہ کی بنیاد اپریل ۱۹۸۲ء میں ڈالی گئی، جس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

والسلام

صدر مرکزی جمعیۃ یونائٹڈ کنگڈم (یو کے)

پاکستان حاضری کے موقع پر جناب مولانا فضل کریم عاصم صاحب سے ایک انٹرویو

جس سے برطانیہ میں تبلیغ دین اور اسلامی ثقافت کے پیدا ہونے کے امکانات روشن ہو گئے۔ جذبہ و شوق مناسب حالات اور بے سر و سامانی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ سازو سامان اور حالات جذبہ شوق کے رہین منت ہیں۔ آج ہم آپ کو ایسی ہی شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں سے متعارف کرائیں گے جنہوں نے جذبہ و شوق کی دولت سے مالا مال ہو کر بے سر و سامانی بے مایہ سانی اور ناموافق حالات کے باوجود ایسی منزلیں خوش اسلوبی سے طے کی ہیں جن کے تذکرہ سے خلوص کام کرنے والوں کو حوصلہ و امید کا پیغام ملتا ہے اس شخصیت سے میری مراد مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے امیر حضرت مولانا فضل کریم صاحب عاصم ہیں جو دو ماہ کے نجی دورہ پر پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور اب جماعت ان کے اعزاز میں علمی اور دینی اجتماعات اور استقبالیہ تقاریب منعقد کر رہی ہے اور فاضل مہمان اپنی گو ناگوں مصروفیات کے باوجود بڑی فیاضی سے اپنا وقت صرف کر رہے ہیں۔ چند روز پیشتر ایک ایسی ہی علمی اور دینی تقریب میں مجھے بھی حاضری کا موقع ملا آپ اپنے عزیز دوست اور ممتاز اہل علم جناب بشیر الحق انصاری ایم۔ اے کی معیت میں تشریف لائے تقریب سے فارغ ہوتے ہوئے تو میں نے انٹرویو کے لئے وقت مانگا تو فرمانے لگے انٹرویو تو بڑے لوگوں کے لئے ہوتے ہیں میں تو ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ اس کے باوجود آپ مایوس نہیں کرنا چاہتا اور گفتگو کے لئے ابھی تیار ہوں چنانچہ اس بے تکلف ماحول میں ان سے جو گفتگو ہوئی۔ ایک مربوط و مبسوط انٹرویو کی شکل اختیار کر گئی ہم اس کی اہمیت کے پیش نظر آپ کو بھی شریک محفل کرنا چاہتے ہیں امید ہے کہ آپ اسے پسند فرمائیں گے پیشتر اس کے کہ گفتگو کا ماحصل پیش کیا جائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے بانئے اہل حدیث حضرت مولانا فضل کریم صاحب عاصم کی زندگی کے مختصر حالات بھی پیش کر دیئے جائیں تاکہ آپ انہیں قریب سے دیکھ سکیں۔

حضرت مولانا فضل کریم صاحب عاصم پنجاب ضلع جہلم کے گاؤں پنڈی آزلو میں پیدا ہوئے علاقہ کی پسماندگی اور تعلیمی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے آپ پندرہ سال کی عمر تک تعلیم کی دنیا سے ناآشنا رہے جب ذرا شعور نے آنکھیں کھولیں اور حالات کا جائزہ لیا تو تحصیل علم کے شوق نے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا چنانچہ آپ نے ضلع جہلم کے چھوٹے سے گاؤں میں اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز کیا محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی کتابیں پڑھ لیں پھر دور دراز تک پنجاب و گجرات میں اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے علم کی تشنگی ایسی چیز ہے جس کی سیرابی ناممکن ہے اور علم ایسا بحر بے پایاں ہے جس کا کوئی کنارا نہیں چنانچہ یہی تشنگی کشاں کشاں آپ کو امرتسر لے گئی یہ تقسیم سے قبل کا دور تھا آپ نے دارالعلوم قدسیہ کوچہ ڈگیراں اور مدرسہ غزنویہ سلفیہ کے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے خصوصاً شیخ الحدیث ولی کامل حضرت مولانا نیک محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن سے خوب علمی فیض حاصل کیا شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، فاضل حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی، محدث زماں حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب امرتسری روپڑی حضرت عبد الجبار کاشمیری حضرت محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حلقہ درس میں باقاعدہ شریک ہو کر فیضیاب ہوتے رہے اس کے ساتھ ساتھ آپ نے عربی اردو اور فارسی میں فاضل کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر لئے اور او۔ ٹی کی سند بھی حاصل کر لی ۱۹۴۵ء میں اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے فکر تعلیم کے وسیع میدان کو منتخب کیا چنانچہ آپ ۱۹۴۵ء تک انٹر کالج کے چھیڑ تک تدریسی خدمات بطریق احسن انجام دیتے رہے آپ نے اپنے طالبعلموں اور تلامذہ سے ہمیشہ محبت و شفقت کا برتاؤ روا رکھا اور ان سے اچھے تعلقات رکھنے کی کوشش کرتے رہے اپنی ذمہ داری کو پوری محنت اور دیانت سے ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیتے تھے آج کل آپ کا مستقل قیام برمنگھم میں ہے اسی شہر میں مرکزی جمعیۃ اہل حدیث انگلستان کا صدر دفتر ہے۔

سوال: بالعموم آپ یہ فرمائیں کہ آپ ترک وطن پر کیوں مجبور ہوئے

جواب: دراصل میں ۱۹۶۲ء میں طلب معاش میں نئے افق ڈھونڈھنے کے لئے برطانیہ میں آ نکلا تھا۔

سوال: آپ نے برطانیہ میں اپنی نئی زندگی آغاز کیسے کیا

جواب: چند ماہ تو تلاش روزگار میں صرف ہو گئے پھر ایک فیکٹری میں ورکر کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کیا

سوال: اس وقت آپ نے کیا محسوس کیا

جواب: برطانوی معاشرہ پاکستانی معاشرے سے یکسر مختلف تھا برطانیہ انگریز قوم بڑی محنتی مستعد دور اندیش اور فرض شناس ہے باس ہمہ میں اپنی دینی و اخلاقی اقدار کی حفاظت کیلئے ہر آن و ہر لحظہ مضطرب رہتا شراب، جوا اور خنزیر و عورت کے دلدادہ معاشرے کی سیاہیوں سے اپنے دامن کو بچانے کیلئے ہمہ وقت پریشان رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے نہ صرف ہمیں نیکی کی توفیق بلکہ نیکی کے پرچار اور برائی کے انسداد کی توفیق سے نوازا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

سوال: آپ نے تارکین وطن کو کیسا پایا

جواب: اکثر و بیشتر لوگوں کو گم گشتہ راہ پایا

سوال: آپ نے ان کو راہ راست لانے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کیں۔

جواب: ہم نے تارکین وطن کے حالات کا بنظر عمیق جائزہ لیا ان کے عوارض کی تشخیص کی۔ پھر چند اپنے سا تلاش کئے اور تارکین وطن۔ کی ایک عوامی فلاحی اور اسلامی تنظیم قائم کی

سوال: اس تنظیم کا نام اور کام کیا تھا

جواب: ہم نے اسلامک کلچرل سنٹر کے نام سے اپنے کام کا آغاز کیا اور پاکستانی مسلمانوں کو یہاں کی مادیت پسند معاشرے کی برائی سے محفوظ رکھنے اور اپنے عقائد و تشخص کے ساتھ زندگی گذارنے کی راہیں تلاش کیں

سوال: آپ نے اس تنظیم کی کیا ذمہ داری قبول کی

جواب: میں اس تنظیم کا جنرل سیکرٹری تھا

سوال: بحیثیت جنرل سیکرٹری آپ کے فرائض کیا تھے

جواب: مسلمانوں کو اپنے مذہب تہذیب و تمدن اور معاشرت سے آگاہ کرنا مادی معاشرے کی برائیوں سے آگاہ کرنا۔ برطانوی سکولوں میں تعلیم پانے والے مسلم طلبہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا۔ الگ مذہبی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا

سوال: آپ نے ان مقاصد کے حصول کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا۔

جواب: میں نے ۱۹۶۶ء میں ایک مسلم ایجوکیشنل سکول کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں قرآن پاک اور اردو زبان کی تعلیم دی جاتی تھی۔

سوال: کیا آپ پورا دن تعلیم و تدریس کے فرائض سر انجام دیتے تھے

جواب: نہیں ایسا ممکن نہ تھا کیونکہ برطانیہ میں پانچ برس کی عمر سے ۱۶ برس تک کے ہر ایک بچے اور بچی کو سرکاری اسکولوں میں تعلیم دلانا ضروری ہے پھر میں خود بھی فیکٹری ورکر تھا اسلئے ہفتہ میں چھ دن شام کے وقت دو گھنٹے روزانہ اعزازی طور پر بچوں کو دینی تعلیم اور قومی زبان اردو کی تعلیم دیتا تھا۔

سوال: آپ کی موجودہ تنظیم مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ جس کے آپ امیر بھی ہیں وہ کب قائم ہوئی اور کیوں قائم کی اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں

جواب: مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ جون ۱۹۷۵ء میں قائم ہوئی جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں شروع سے ہی اس بات کے لئے فکرمند اور کوشاں تھا کہ پاکستانی مسلمانوں کو قومی و دینی اقدار سے وابستہ اور منسلک رکھنے کے لئے ایک اسلامی اور علمی تحریک کی بنا ڈالی جائے اور اس سلسلہ میں دوسرے مکتب فکر سے وابستہ دوستوں کے ساتھ کام کرتا تھا مگر ایک ایسا وقت بھی آ گیا جب مجھے دین کی کتاب و سنت کے مطابق کام کرنا میرے لئے مشکل ہو کر رہ گیا کیونکہ اس وقت تک پاکستان سے مختلف مکاتب فکر پر مشتمل علماء کی ایک اچھی خاصی کھیپ برطانیہ پہنچ چکی تھی بدقسمتی سے ان میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو دین کے نام پر دنیا کے طالب تھے اور انہوں نے اسی دھندا کو اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا تھا اس کے برعکس میں ایک مزدور رکھ کر تھا خود مزدوری کرتا اور کتاب و سنت کے مطابق بے لاگ دین پیش کر کے لوگوں کی رہنمائی کرتا مگر میری یہ دعوت اور کوشش جو خالصتاً لوجہ اللہ تھی مقابل علماء کے مولانا اور مفادات کے منافی تھی یہ

جب کام اور ہمارے ملک میں جب بگاڑ پیدا ہوا تو انھوں نے ہر کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ ایسے حالات میں ہمیں اپنا الگ پلیٹ فارم بنانا پڑا اور ہم نے مرکزی جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ قائم کی جس کے اغراض و مقاصد مختصراً درج ذیل ہیں۔

• اس غیر اسلامی ملک میں اسلام کا پیغام اور دعوت خالص کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کی جائے۔

• بعض غیر اسلامی عقائد و اعمال جو اس میں رائج ہیں اور غیر مسلم ان کو اسلام کا جزو سمجھ کر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور لوگوں کو اسلام سے بدظن کرتے ہیں ایسے عقائد و اعمال کے غیر اسلامی اور غیر شرعی ہونے کو واضح کیا جائے۔ ایک طرف مسلمان صحیح سچے صاف سادہ اور نکھرے ہوئے دین سے واقف ہو سکیں اور دوسری طرف غیر مسلموں پر اتمام حجت ہو جائے۔

• دیار غیر میں مسلمانوں کے دینی اور اسلامی تہذیبی اور دیگر مسائل کے حل کے لیے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے نئی نسل کو اسلامی روایات سے مربوط رکھنے کے لیے انفرادی اور اجتماعی بھرپور کوشش کی جائے

• مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے عناصر و اسباب کی نشاندہی کی جائے اور مسلمانوں کو قرآن و سنت کے جھنڈے کے نیچے متحد ہونے کی دعوت دی جائے

سوال برطانیہ میں آپ کی دعوت کے بنیادی اصول کیا ہیں

جواب • توحید خالص کی طرف جو ہر قسم کی شرک کی آمیزش سے پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی صحیح اور سچی محبت کی طرف جس کے بعد صرف اسی کی اطاعت کی جائے اور اسی کی ذات کا قدر دلوں میں بٹھایا جائے

• رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص اور سچی محبت کرنے کی دعوت جس کے بعد صرف آپ کی اقتدا کی جائے اور صرف آپ کے فرمودات کو مشعل راہ بنایا جائے

• دین متین کی تعلیمات کے حصول کے لیے دو صاف اور شفاف چشموں کی طرف رجوع کرنے کی دعوت قرآن و سنت اور ہر قسم کی بدعات خرافات اور توہمات سے دور رہنے کی دعوت

• اسلامی شریعت کے حدود میں رہ کر حریت فکر کی دعوت اور اندھی تقلید اور فکری جمود کو دور کرنے کی دعوت ایسے تمام افکار و نظریات کے خلاف جدوجہد کرنے کی دعوت جو اسلام اور اسکی روشن تعلیمات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا سبب ہوں

• ایسا اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی دعوت

رکاوٹیں پیدا کر دیں۔۔ اللہ کا حکم اور قوانین جاری و ساری ہوں

• انتشار و افتراق کے بجائے اتحاد و اتفاق کی دعوت اور منافرت و فرقہ واریت کی بجائے محبت و رواداری کی دعوت

یہ ہماری دعوت کے بنیادی اصول ہیں

سوال آپ کی دعوت بڑی سچی اور اچھی ہے مگر لوگ اس راہ میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں آپ نے اس کا کیا تدارک کیا ہے

جواب ابتدا میں ہم نے انتہائی کوشش کی کہ اس دیار غیر میں ہم سب پاکستانی و ہندوستانی مسلمان مل کر دین کا کام کریں اور برطانوی معاشرہ میں بریلوی دیوبندی و جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کی چھاپ والا اسلام پیش نہ کیا جائے بلکہ اس ملک میں عیسائیت کے مقابلہ میں خالص کتاب و سنت سے ماخوذ اسلام پیش کیا جائے کیونکہ یہ قوم مادی اور عصری علوم کے اعتبار سے ایک انتہائی ترقی یافتہ قوم ہے اور وہ وہی دین پسند کر سکتی ہے جو اصل خالص اور فطری دین ہو اس میں کسی قسم کی آمیزش نہ ہو اور وہ دین صرف کتاب و سنت سے عبارت ہے اور اسی پر تمام مکاتب فکر کو اکٹھا بھی کیا جا سکتا ہے اور اسی دعوت پر مسلمان جمع ہو سکتے ہیں ہم مسلکاً اہلحدیث ہوتے ہوئے اور برطانوی معاشرے میں رہتے ہوئے مصلحتاً یہ چاہتے تھے کہ ہم لوگ مل جل کر کام کریں تاکہ غیر مسلم بھی سمجھیں کہ سب کا دین ایک ہے۔ اور حقیقۃً ایک کام ہے مگر یہ ایسا سوچ تو سکتا تھا لیکن کر نہیں سکتا تھا۔ یاروں دوستوں نے ساتھ چلنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن بنا دیا چنانچہ ہم نے مرکزی جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ کے نام سے اپنا الگ دینی کام شروع کر دیا جس کی دعوت کا اسلوب اور اغراض و مقاصد آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں

سوال آپ کا دستور اور تعلیمی و تنظیمی ڈھانچہ کیا ہے

جواب جمعیۃ کا اپنا ایک مستقل اور مفصل دستور ہے جو جماعت کے تنظیمی نظام کی نوعیت تشکیل اور طریق کار کی پوری وضاحت کرتا ہے اور ان سے متعلق عہدیداروں کی ذمہ داریاں اور فرائض و حقوق متعین کرتا ہے۔ جمعیۃ کا نظام شورائی اور جمہوری ہے جمعیۃ کے تنظیمی نظام میں مرکزی مجلس شوریٰ، مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس نظامت خاص اہم ادارے ہیں

سوال کیا جمعیۃ کی ملکیت میں مدارس مساجد یا پراپرٹی بھی ہے

جواب جی ہاں ہے

سوال اسکی ملکیت کا کیا انداز ہے

جواب جمعیۃ کا ایک بورڈ ہے اس بورڈ کے ممبران کی تعداد سات ہے جمعیۃ کی تمام جائداد اور پراپرٹی اسی بورڈ کے نام رجسٹرڈ ہے

سوال جمعیۃ کے حسابات بھی ہیں

جواب جی ہاں ہیں

سوال حسابات رکھنے کا طریق کار کیا ہے

جواب جمعیۃ کے حسابات منظور شدہ اکاؤنٹنٹ سے ہر سال باقاعدہ آڈٹ ہوتے ہیں اخراجات کی ادائیگی بذریعہ چیک کی جاتی ہے بنک سے رقم نکلوانے کے لیے جمعیۃ کے دستور کے مطابق تین منتخب شدہ عہدیداروں میں سے دو کے دستخط ضروری ہیں

سوال کیا جمعیۃ اہلحدیث کا کام برطانیہ میں آگے بڑھا ہے اور اسکی برانچیں کہاں کہاں قائم ہیں

جواب جمعیۃ کا کام ماشاءاللہ دن بدن آگے بڑھ رہا ہے اور مندرجہ ذیل شہروں مقامات پر اسکی برانچیں قائم ہو چکی ہیں جو دعوت و ارشاد اور درس و تدریس کا کام کر رہی ہیں اولڈھم - ڈڈلے - لیسٹر - بریڈفورڈ برمنگھم - نوٹنگھم - برٹن آن ٹرینٹ - راچڈیل - ووکنگ - لندن - سلاؤ ہیلیفکس - لیوٹن - ڈیوزبری بلیک برن اور سیڈ سٹرن وغیرہ

سوال برطانیہ میں آپ کی سرگرمیوں کا محور کیا ہے

جواب نئی نسل کی تعلیم و تربیت جمعیۃ نے اپنے پروگرام میں سب سے زیادہ اولیت نئی نسل کی تعلیم و تربیت کو دی ہے اس مقصد کے حصول کے لئے جمعیۃ نے مدارس سلفیہ کے نام سے بچوں کی تعلیم و تربیت کے مراکز کھولے ہیں جہاں شام کو بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں اسوقت پانچ مراکز ایسے صرف برمنگھم میں قائم ہیں ان کے علاوہ برٹن آن ٹرینٹ بریڈفورڈ ہیلیفکس - اولڈھم اور ڈوری وغیرہ میں مراکز قائم ہیں اور اپنے وسائل کے مطابق بچوں کو فرصت دے دی ہے اس کے لئے درس قرآن تبلیغی جلسے اور کانفرنسیں بسلسلہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا بڑا معقول انتظام ہے

سوال تبلیغی طور پر آپ کا کام کیا ہے

جواب جمعیۃ کے تبلیغی اداروں میں بھی ایک جامع منصوبے اور پروگرام کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ اس میں کتاب و سنت کے فہم کے ذوق کو عام کرنے عام سلسلوں میں مشہور کتب سے کتابچوں اور غیر اسلامی عقائد و اعمال کی حقیقت واضح کرنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے عناصر سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لئے مختلف مسجدوں میں کانفرنسیں اور تبلیغی اجتماعات منعقد کرنے اور دوروں کے حلقے قائم کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے

سوال کیا مسلم بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جمعیۃ کوئی کام کر رہی ہے

جواب بچوں کی تعلیم اور تربیت کے سلسلے میں مسلمانوں میں کام ہو رہا ہے ان کو قرآن مجید ناظرہ پڑھا دینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے جبکہ آج تو مسلم بچے ہی نئی نسل کی حامل و امین ہیں اس لیے ان کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے کہ وہ مسلمان بیٹی مسلم بیوی اور مسلمان ماں کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو پوری کرنے کے قابل ہو سکے اس ملک میں زبان کے مسئلے نے ان کی تعلیم و تربیت کو اور بھی مشکل بنا دیا ہے نئی نسل صرف انگریزی زبان ہی سمجھتی ہے جبکہ مسلمانوں کے پاس ایسے تجربہ کار اور اسلامی کردار کے حامل افراد بہت کم ہیں جو انگریزی زبان میں ان کو سمجھا سکیں جمعیۃ نے اس طرف خصوصی توجہ دی ہے اور بچوں کے لیے انگریزی زبان میں سٹڈی سرکل قائم کیے ہیں جہاں وہ اسلام کی معلومات اور حقائق کو جاننے کے لیے اجتماعی مطالعہ کرتی ہیں اور ان کو سمجھنے کیلئے کھل کر گفتگو کرتی ہیں پھر ان کے ذہنی استفسارات کا تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے ایسے حلقے برٹن آن ٹرینٹ اور برمنگھم میں قائم ہیں۔

سوال یہ بات تو عام ہے کہ برطانیہ میں مخلوط تعلیم کا نظام قائم ہے۔ اس مسئلہ میں آپ کا موقف

جواب جمعیۃ اہلحدیث اس مسئلہ میں بڑا واضح موقف رکھتی ہے اور وہ مخلوط تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتے اور وہ مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر علیحدہ سکول ضروری خیال کرتے ہیں چنانچہ جمعیۃ نے اپنے علیحدہ گرلز ہائی سکول کے لئے ایک بہت بڑی عمارت خرید کر لی ہے فی الحال ہمارے وسائل اجازت نہیں دیتے کہ سکول کو فوری طور پر جاری کیا جا سکے لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم ان شاء اللہ چند برسوں میں گرلز سکول قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور حکومت برطانیہ کے محکمہ تعلیم سے علیحدہ اسلامی سکول قائم کرنے کی اجازت بھی حاصل کر لی ہے

سوال کیا جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں بھی کوشاں ہے

جواب جی ہاں جمعیۃ کو مسلم نوجوانوں اور دیگر مختلف لوگوں کے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں جن میں وہ اسلامی کتب بھیجنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بقیہ آئندہ

ہمارے اسلاف کی دینی خدمات

محترم فضل کریم عاصم صاحب۔ یورپ کے ملکوں میں دینی خدمات بہت دنوں سے انجام دے رہے ہیں ایسی شخصیات پر اہل حدیث طبقہ فخر کر سکتا ہے وہ اپنی ملاقات میں جناب حافظ یحییٰ صاحب و غلام نبی ہارون صاحب کی محفل میں بار بار یہ لفظ دہراتے رہے کہ میں ایک مزدور ہوں اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے خدمات لندن میں لیتے رہے جن کو پورا کر کے میں اپنی عاقبت کے بارے میں پر امید ہوں اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول کرے اور میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

ادارہ

اہلحدیث کسی فرقہ یا فقہی گروہ کا نام نہیں بلکہ اہلحدیث مکمل اسلام کا دوسرا نام ہے [illegible] اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حدیث قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے اللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ۔ حضور نبی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]۔ اقوال و گفتار، کردار اور رفتار کا نام دین ہے [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے جو احکامات صادر فرمائے یا جو اسوۂ حسنہ چھوڑا اسکو حدیث کہتے ہیں۔ اہلحدیث کی دعوت ہے کہ براہ راست اسلام کے دونوں سرچشموں، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو پوری زندگی کے نشیب و فراز اور [illegible]۔ [illegible] سے یہی دعوت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے جس کا آغاز [illegible]۔ اسی دعوت کو صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین، تابعین [illegible] [illegible] اور ائمہ اسلام اور [illegible] علماء امت نے اپنے اپنے دور میں [illegible] سے متعلق رکھتے ہوئے تاریخ کے مختلف ادوار [illegible] سامنے آتی ہے کہ مختلف ادوار میں بے شمار حکمرانوں نے علماء سوء کے تعصب میں آکر کتاب و سنت کی دعوت حقہ نہایت اعلیٰ تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت میں [illegible] نہیں بلکہ حاملین کتاب و سنت اور عاملین حدیث کو تختۂ مشق بنایا اور ظلم و تشدد کے شکنجے میں کس کر فیضان حدیث اور معارف سنت کی اشاعت پر پابندی [illegible] ہم روحانی مسرت اور دینی سکون پاتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے ہمیشہ علماء سوء کی ریشہ دوانیوں، مفاد پرستوں کی سازشوں اور ظالم حکمرانوں کے ظلم و تشدد کے علی الرغم علم حدیث کو پروان چڑھتے دیکھا۔ اور شمع سنت کی آبیاری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا اور اس سلسلہ میں کسی بھی قربانی سے ہمارے اسلاف نے کبھی دریغ نہیں کیا۔ عباسی خلفاء نے طلاق بالجبر کے جواز میں امام مالک پر کیا کچھ مظالم نہیں ڈھائے۔ یا مامون رشید اور معتصم باللہ نے مسئلہ خلق قرآن میں موقف کو تسلیم کرنے کے لیے امام احمد بن حنبل کو کون سی وہ بربریت ہے جو روا نہیں رکھی۔ علماء سوء نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے خلاف کیا وہ محرکہ زمین نہیں بچھایا تھا۔ بدنام حکمرانوں کی ملی بھگت سے امام ابن تیمیہ کو پس دیوار زندان نہیں کیا تھا لیکن ان عظیم اسلاف نے حق گوئی و بے باکی اور جرأت رندانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرچم حدیث کو سربلند کر دیا تھا۔ امام ابن تیمیہ کو جب علماء سوء کی سازشوں نے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا تو امام ربانی مقام نے بیچ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا تم جو چاہو فیصلہ کر دو۔ قید میرے لیے راحت کا سامان ہے۔ جلا وطنی میرے لیے سیاحت کا ذریعہ ہے۔ اور میرا قتل میرے لیے شہادت کا پیغام ہے۔ چنانچہ امام صاحب کیلئے درباری مولویوں نے عدالت سے حبس دوام کا فیصلہ کر دیا۔ امام ابن تیمیہ کا جنازہ جیل سے اٹھایا گیا ہمارے ان اسلاف نے اپنے بازو تڑوا لیے، جسم کو انگ انگ زخمی کروا لیا۔ داڑھی مبارک کی قربانی دے ڈالی۔ اپنا جنازہ جیل کی کوٹھڑی سے اٹھوانا پسند کیا۔ لیکن پرچم سنت کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ [illegible] احترام حدیث۔ اہتمام حدیث اور عظمت حدیث میں آنچ نہیں آنے دی

ہمارے عظیم اسلاف نے جانبازوں کی منظم فوج کو وار کر لیا اپنے مکانوں کو مسمار کروانا پسند کر لیا۔ حبس دوام کو خوشی خوشی قبول کر لیا۔ ہنستے کھیلتے پھانسی کے پھندوں کو چوم لیا لیکن علماء سوء کی سازشوں کو حدیث کے خلاف کامیاب نہیں ہونے دیا۔ ہمارے بعض علمائے کرام نے زندگی کی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کر دی لیکن حدیث اور سنت کی عظمت و رفعت میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ آخری دور میں شیخ فاخر زائر الٰہ آبادی، الامام ولی اللہ محدث دہلوی۔ شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی سے لیکر حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی مولانا اور شیخ الحدیث دلی والی مولانا نیک امرتسری خلیفہ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ عبدالمجید سوہدروی اور صادقین صادق پور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تک کے علاوہ ہمارے دیگر علماء کرام وہ عظیم اسلاف ہیں جنہوں نے حالات کی سنگینی اور انگریز حکمرانی کے مظالم کے علی الرغم اسلام کی پاسبانی کی۔ معارف سنت کو عام کیا۔ حدیث [illegible] قریہ قریہ بستی بستی پھیلایا اور دعا م کے تحفظ و دفاع اور حفاظت و صیانت کے تمام تقاضوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہوئے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنے دیجیے کہ اس وقت تک حدیث و سنت کی اشاعت کی داستان مکمل نہیں ہو گی جب تک ہم مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد و احفاد کو زبردست خراج تحسین پیش نہ کریں۔ کیونکہ افغانستان کے علماء سوء جب حضرت غزنوی کے دلائل کا سامنا نہ کر سکے تو انھوں نے والی افغانستان کو حضرت عبداللہ غزنوی کو ایک سیاسی طاقتور شخصیت کے روپ میں پیش کیا اور والی افغانستان سے واشگاف طور پر کہا کہ یہ شخص کسی وقت بھی تمہاری بساط اقتدار کو الٹ سکتا اور تخت حکومت پر قابض ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے اقتدار کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے حضرت غزنوی سے صاف صاف کہا کہ اگر تم غزنی کی جائیداد۔ گھر بار۔ وطن عزیز اور اپنے وسیع حلقۂ مریدین کو باقی رکھنا چاہتے ہو تو حدیث و سنت کو چھوڑ دو۔ ورنہ تمہیں ان تمام چیزوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ فیصلہ کر لو کہ ان دونوں میں سے تمہیں کونسی صورت پسند ہے۔ حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بلا تامل حکمران پر واضح کر دیا کہ وطن عزیز جائیداد، گھر بار الغرض سب کچھ چھوڑ سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے سر مو گریز کبھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ میں کسی صورت میں بھی رسول اللہ کی حدیث سے وابستگی اور نبی پاک کی [illegible] سے اعتصام کو کمزور نہیں ہونے دوں گا۔ چنانچہ حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری صورت اختیار فرمائی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وطن عزیز کو ترک کر کے پرچم حدیث کو بلند کیا۔ ہندوستان میں ہجرت فرمائی اور پھر یہاں ان کے صاحبزادگان گرامی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالواحد غزنوی، مولانا عبدالرحیم غزنوی۔ مولانا عبدالاول غزنوی اور دیگر بیٹوں نے جو کار ہائے نمایاں سرانجام حدیث و سنت کی جو خدمات وہ بجا لائے وہ ہمارے لیے سرمایہ افتخار ہیں۔ حضرت غزنوی کے تلامذہ و متوسلین خصوصاً مولانا غلام رسول قلعہ والے، مولانا عبدالتواب غزنوی علیگڑھ کی خدمات تاریخ اہلحدیث کا ایک سنہری باب ہیں۔ ان قریبی ایام میں

مولانا عبدالغفور غزنوی، مولانا محمد اسماعیل غزنوی، مولانا سید محمد داود غزنوی رح، مولانا احمد علی غزنوی، مولانا یحییٰ غزنوی، مولانا زکریا غزنوی، مولانا سید عبدالغفار غزنوی، اور مولانا سید ابوبکر غزنوی کی گوناں گوں علمی، دینی، تبلیغی، اصلاحی، ترتیبی، تنظیمی، جماعتی، ملکی، ملی اور سیاسی خدمات سے کون بے خبر ہے؟ ہمارے ان عظیم اسلاف نے تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و تذکیر، بحث و مناظرہ، سیاست و صحافت، تقویٰ و طہارت، عبادت و ریاضت، اخلاص وطن، جہاد بالسیف اور جمیع میدانوں میں اپنی سیادت و قیادت کے جھنڈے گاڑے۔ اسلام کی پاسبانی کی، حدیث و سنت کو پھیلایا۔ فکر حدیث کو فروغ دیا۔ توحید و سنت کے عقائد کو مستحکم کیا، کتابوں کے انبار لگائے۔ تمام منکرین اسلام، منکرین سنت، منکرین حدیث، علمبرداران رفض و بدعت، منکرین ختم نبوت، منکرین قرآن، اور منکرین عظمت صحابہ کا پوری پامردی اور زوردار طریقے سے نہ صرف نوٹس کیا، بلکہ ان سے کتاب و سنت کا لوہا منوایا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں عوام اور اہل علم اہل حدیث کی زوردار تحریک عمل بالحدیث سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ اس تحریک میں پورے شد و مد سے شریک سفر ہو گئے۔

حضرات! اپنے مسلک کی حقانیت اس کا تاریخی تسلسل، اس کی قدامت ہمارے عظیم اسلاف کی خدمات اور ہماری تحریک عمل بالحدیث کا ردعمل اس کی مختصر جھلک اور اجمالی خاکہ آپ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ آج بھی ملک کے حالات و ظروف بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں اور بگاڑنے میں مصروف ہیں۔ فتنہ انکار حدیث اور انکار قرآن نئے انداز میں اپنے جال پھیلا رہا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ علم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسلام کی پاسبانی، دین کی علمبرداری، قرآن کے فروغ، سنت کی اشاعت، دینی اقدار کی تبلیغ اور ان مذکورہ بالا فتنوں کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں اتریں۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھیں، بحران سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنی تمام تر مساعی کو میدان عمل میں جھونک دیں۔ یہی وقت کی پکار، یہی وقت کا تقاضہ ہے۔ اس میں ہماری نجات ہے، اس میں جماعت کی کامیابی ہے۔ آیئے میدان عمل میں اتریئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو گا۔ اگر آپ خاموش رہے تو یقین جانیئے آپ وقت کی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکیں گے۔ رفتار زمانہ آپ کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالے گا۔ آگے بڑھئے اور زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھئے ابن الوقت کے بجائے ابو الوقت بنئے۔ اس طرح دینی مدارس کے طلبہ اور قابل صد احترام اساتذہ و مدرسین کی ذمہ داریاں بھی از خود دو چند ہو جاتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ موجود دینی مدارس کے طلبہ علمی اور تحقیقی دنیا میں اپنا نام پیدا کریں۔ اپنے عظیم اسلاف کے کارناموں کی روشنی میں وقت کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت پیدا کریں اور اسلام کی پاسبانی کا پرچم تھام کر میدان عمل میں اتریں۔ تاکہ دین کی حفاظت، سنت کی اشاعت، حدیث کے فروغ اور توحید کی تبلیغ کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔

اہل علم اس بات سے یقیناً باخبر ہوں گے کہ ہمارے عظیم اسلاف نے ماضی مرحوم میں علم کے جمیع میدانوں میں غیر فانی اور لازوال نقوش ثبت کئے ہیں۔ جمیع اصناف علم میں ہمارے اسلاف کی داد تحقیق مسلم ہے۔ جمع حدیث، تدوین حدیث، شروح حدیث، تفسیر قرآن، تراجم قرآن، تراجم حدیث، تاریخ اسلام، ادیان باطلہ کی سرکوبی، نظریات باطلہ کا تعاقب، اخلاقیات، معاملات، حقوق العباد، حقوق اللہ، احکام اسلام، امور دین، اصلاح معاشرہ، رد رفض و بدعت، رد تقلید الغرض تمام عنوانات پر ہمارے اسلاف نے تصنیفات و تالیفات کا انبار لگا رکھا ہے۔ حتیٰ کہ عیسائیت، مرزائیت، یہودیت، بہائیت، بابیت، اباحیت، اور دیگر غیر مسلم عقائد و نظریات کے بخیے ادھیڑ دیئے ہیں ہمارے اسلاف نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں وہ نہ صرف قابل رشک ہیں بلکہ تاریخ اسلام کا ایک سنہری باب ہیں آج بھی ضرورت ہے کہ نوجوان علماء اہل حدیث اپنے ان عظیم اسلاف کے نقوش پا کی روشنی میں آگے بڑھیں اور مضبوط و لاثانی قلم کو تھام کر باطل نظریات باطل عقائد اور سنت کے دشمنوں کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے تیار ہو جائیں تاکہ عظیم اسلاف کے عظیم کارنامے اور ان کی عظیم تصنیفات، گم گشتہ لوگوں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہو سکیں۔ اسی جذبہ صادق سے آپ کو اپنے عظیم اسلاف کی جانشینی کا حق مل سکے گا۔

حضرات! میں سمجھتا ہوں کہ میری بات نامکمل رہے گی۔ اگر میں ایک فاضل اہل قلم کے بقول اس بات کا ذکر نہ کروں کہ ایک زمانہ تھا کہ متحدہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کے سوا اسلامیان میں اور کسی مذہبی اور سیاسی جماعت کا اس طرح وجود نہیں تھا کہ اس کو کوئی باقاعدہ اہمیت حاصل ہو۔ ایک طرف جماعت کے بزرگ مسجد کی ٹوٹی اور بوسیدہ صفوں پر بیٹھ کر قرآن و حدیث کا درس دیتے تھے۔ تو دوسری طرف گھوڑے کی پیٹھ پر سوار میدان جنگ میں داد شجاعت دیتے نظر آتے تھے۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ حضرت احمد شہید بریلوی اور مولانا سید اسمٰعیل شہید نے پنجاب کی سرزمین میں سکھ سورماؤں کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ اور یکے بعد دیگرے ان کی عظیم طاقت پر اتنے بھرپور حملے کئے تھے۔ کہ پنجاب کے خالصہ کا سنگھاسن ڈولنے لگا تھا۔ سید شہید کی جماعت کا سہارا کوئی مادی طاقت نہیں تھی۔ بلکہ ان کا اصل سرچشمۂ قوت اخلاص قلب اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے خلوص نیت کے ساتھ سر اطاعت خم کر دینا تھا۔ ان کے مٹھی بھر ساتھیوں نے اخلاص و دیانت کا اسلحہ سنبھال کر جدھر کا رخ کیا۔ ان سے اپنی طاقت کا لوہا منوا لیا۔

کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل حدیث نے علم اور عمل دونوں محاذوں پر اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بے مثال قربانیوں کی وجہ سے آج بھی تاریخ کا ایک اہم موضوع ہیں۔ اور ان کے کارناموں کو کوئی مؤرخ نظر انداز نہیں کر سکے گا۔

حضرات! اپنے عظیم اسلاف کی یہ داستان دلنواز کہاں تک بیان کروں؟ اس کے لئے تو کئی دفتر درکار ہیں۔

بات تو یہ ہے ؎

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے مری داستاں کے ہیں

حضرات! آخر میں ایک بات عرض کر کے اپنی معروضات کو ختم کروں گا۔ کہ اس دور میں ہم جن مسلکی مسائل سے دوچار ہیں اس کا تقاضہ یہ ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے۔ پاکستان میں اس وقت مسلک اہل حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی وسعت و اہمیت کے سلسلہ میں جس قدر کام ہو رہا ہے اور جس قدر مزید کام کی ضرورت ہے وہ کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ بدقسمتی سے تمام باطل قوتیں مکمل سرگرمی سے میدان عمل میں اتر چکی ہیں۔ تحریر و تقریر، درس و تدریس اور تبلیغ و اشاعت کے میدان میں وہ ہم سے گوئے سبقت لے چکی ہیں اور ستم بالائے ستم کہ ان تمام کوششوں اور کاوشوں کا مرکز و محور اس ملک میں مسلک اہل حدیث کی بیخ کنی اور استحصال ہے۔ ادھر ہم ہیں کہ مکمل طور پر تساہل و بے بسی کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ زندہ قومیں تو اپنے ماضی کی تابناکیوں سے اپنے حال کو سنوارا اور مستقبل کو نکھارا کرتی ہیں۔ ہمیں تو یہ برتری بھی حاصل ہے کہ ہم جو کچھ ہیں علی وجہ البصیرت کہتے ہیں۔ ہم جن افکار کے حامی اور جن عقائد کے حامل ہیں۔ وہ فطری طور پر درست ہیں۔ ہم کتاب و سنت کے داعی ہیں۔ ہمارا تمام سرمایہ فکر و نظر کتاب و سنت سے عبارت ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ تصنیف و تالیف کا ایک خاص ڈھنگ اور ایک خاص اسلوب ہوتا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پاس نوجوان اہل علم کی کھیپ موجود ہے جس سے کام لیا جا سکتا ہے جب ہمیں عوامل اور وسائل میسر ہیں تو کام نہ کرنا ہماری بدنصیبی ہے آپ اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں کہ یہ دور کتابیں پڑھنے اور لٹریچر کا دور ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ افکار و اذہان پر کتابیں زیادہ اثر انداز بھی ہوتی ہیں۔ امام ابن تیمیہ کا لٹریچر دیکھیں، ابن حزم کی علمی کاوش ملاحظہ کریں، اسی طرح دوسرے ائمہ کرام کی کوشش قابل قدر ہیں۔ مسلّم یہ ہے کہ ہم ابھی تک اپنی تاریخ مرتب نہیں کر سکے حقیقت یہ ہے کہ تاریخ اہل حدیث کی ترتیب و تدوین وقت کا اہم تقاضہ ہے اور مسلک اہل حدیث پر تحقیقی انداز میں کام کی ضرورت ہے اور ہمیں وقت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونا چاہئے۔ ؎

انداز بیاں گرچہ مرا شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

وما علینا الا البلاغ

از: عبدالرشید عراقی سوہدرہ

(پہلی قسط یکم نومبر [illegible] کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

دوسری اور آخری قسط

محدثین کرام کا بے مثال حافظہ

امام ابو زرعہ رازیؒ

عبید اللہ نام۔ ابو زرعہ کنیت۔ والد کا نام عبد الکریم تھا۔ ۲۰۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابو نعیم، قبیصہ بن عقبہ، ابو الولید طیالسی اور قعنبی جیسے ائمہ فن سے علم حدیث حاصل کیا۔ علم و فضل کے لحاظ سے ان کا شمار اپنے عہد کے اکابر میں ہوتا ہے امام ذہبی فرماتے ہیں۔

کان من افراد الدھر حفظا و ذکاء و دینا و اخلاصا و علما و عملا

(تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۲۵)

یعنی حفظ و ذکاوت، دین، اخلاص اور علم و عمل میں یگانہ روزگار تھے۔

ابو بکر خطیب بغدادی لکھتے

و کان اماما ربانیا متقنا حافظا مکثرا صادقا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۳۲۶)

علم حدیث آپ کا خاص فن تھا۔ معرفت علل حدیث اور صحیح اور سقیم کے درمیان تمیز کرنے میں امام ابو زرعہ کو وہ دسترس حاصل تھی جو دو صدی کے عرصے میں شاذ و نادر ہی آئی ہے۔ اکثر دفعہ انہوں نے مشیوخ حدیث کی غلطیاں پکڑیں۔ جن کے تسلیم کئے بغیر ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہا۔ تاریخ میں ایسے کئی واقعات ہیں۔ بطور نمونہ ایک درج ہے۔

ایک دفعہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے درس حدیث دیتے وقت ایک حدیث کی سند اس طرح بیان کی۔

حدثنا وکیع عن مسعر عن عاصم بن عبید اللہ قال رأیت ابن عمر یھرول الی المسجد الخ

امام ابو زرعہ نے کہا۔ کہ مسعر نے عاصم بن عبید اللہ سے کوئی حدیث نہیں لی ہے صحیح سفیان عن عاصم ہے۔ مگر امام ابو بکر نے بات پر انکار کیا۔ جب گھر گئے۔ اور کتاب کھول کر دیکھا تو امام ابو زرعہ کی بات کو درست پایا واپس آکر اپنے تلامذہ سے کہا۔ کہ سند ٹھیک کر لو۔ صحیح عن سفیان عن عاصم ہے۔ (تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب تذکرۃ الحفاظ)

حفظ و ضبط، ثقاہت عدالت، دین و تقویٰ، علم و فضل میں ممتاز تھے ان کے تبحر علمی کا علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ ان کی قوت حافظہ بے مثال تھی۔ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ کہ ابن وارہ جن کا اصل نام محمد بن مسلم ہے۔ اور فضل بن عباس جو فضلک الصائغ کے نام سے مشہور تھے۔ دونوں حافظ ابو زرعہ کے پاس حاضر ہوئے دونوں میں کسی مسئلہ پر بحث ہونے لگی۔ ابن وارہ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں ایک حدیث پیش کی۔ فضل بن عباس نے کہا کہ حدیث کے الفاظ یہ نہیں ہیں۔ ابن وارہ نے دریافت کیا پھر صحیح الفاظ حدیث کے کیا ہیں فضل کے نزدیک صحیح الفاظ جو تھے ان کو دہرایا۔ امام ابو زرعہ دونوں کی گفتگو خاموشی سے سن رہے تھے۔ آخر ابن وارہ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ آپ بتائیں کہ حدیث کے الفاظ کیا ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی اعراض ہی سے کام لینا چاہا لیکن جب اصرار ابن وارہ کا حد سے بڑھ گیا۔ تب امام ابو زرعہ نے کہا۔ ذرا میرے بھتیجے ابو القاسم کو بلایئے۔ ابو القاسم بلائے گئے۔ حافظ ابو زرعہ نے کہا۔ ادخل بیت الکتب فدع القمطر الاول والثانی والثالث وعد ستۃ عشر جزءا وائتنی بالجزء السابع عشر (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۳۳)

کتب خانہ جاؤ۔ پہلے، دوسرے تیسرے بستے کو چھوڑ کر اس کے بعد جو بستہ ہے۔ اس سے کتاب نکالو گن کر سولہ جزء کے بعد سترہواں جزء جو کتاب کا ہے۔ میرے پاس لاؤ۔

ابو القاسم گئے۔ حسب ہدایت مطلوبہ جزء نکال لائے۔ لکھا ہے کہ حافظ ابو زرعہ نے اوراق الٹے۔ اور حدیث جس صفحہ پر تھی۔ اس کو نکال کر ابن وارہ کے سامنے پیش کر دیا۔ ابن وارہ نے پڑھا۔ اور اقرار کیا۔ کہ واقعی غلطی میں ہی غلطی پر تھا۔

اس واقعہ کے ساتھ حافظ ابو زرعہ کے اس دعوے کو پیش نظر رکھ لیجئے۔ جسے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے نقل کیا ہے۔ کہ امام ابو زرعہ نے ابو جعفر تستری سے کہا۔

ان فی بیتی ما کتبتہ منذ خمسین سنۃ ولم اطالعہ منذ کتبتہ وانی اعلم فی ای کتاب ھو فی ای ورقۃ ھو فی ای صفحۃ ھو فی ای سطر ھو۔ (تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۳)

پچاس سال ہوئے جب میں نے حدیثیں لکھی تھیں۔ اور وہ میرے گھر میں رکھی ہوئی ہیں۔ لکھنے کے بعد اس پورے پچاس سال کے اندر ان حدیثوں کا میں نے دوبارہ مطالعہ نہیں کیا ہے۔ لیکن جانتا ہوں کہ حدیث کس کتاب میں ہے۔ اس کتاب کے کس ورق میں ہے۔ کس صفحہ میں ہے کس سطر میں ہے۔ یہ بات کہ پچاس سال کے عرصے میں دوبارہ حدیثوں کو دہرانے اور دیکھنے کا موقع امام ابو زرعہ کو نہیں ملا۔ یقیناً قوت یادداشت اور حافظہ کی پختگی کا ایک حیرت انگیز نمونہ ہے۔ امام ابو زرعہ نے ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

نام محمد بن اسمٰعیل، ابو عبد اللہ کنیت امام المحدثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث لقب ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

خود فرماتے ہیں۔

کتبت علی الف وثمانین نفسا لیس فیھم الا صاحب الحدیث

(مقدمہ فتح الباری ص ۴۷۹)

میں نے ایک ہزار اسی آدمیوں سے حدیثیں لکھیں۔ ان میں سب کے سب محدث تھے۔

مگر آپ نے سب سے زیادہ استفادہ امام اسحٰق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) اور امام علی بن مدینی (م ۲۳۴ھ) سے کیا۔

امام صاحب کے تلامذہ و مستفیدین کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے۔ ان کے تلامذہ میں بڑے پایہ کے علماء اور محدثین تھے۔ مثلاً امام مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) امام ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) امام ابو عبد الرحمٰن نسائی (م ۳۰۳ھ) امام ابو زرعہ (م ۲۶۴ھ) امام ابن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) امام محمد بن نصر مروزی (م ۲۹۴ھ)

امام صاحب کے حفظ و ضبط، ثقاہت و عدالت، جلالت قدر اور تبحر علمی کا معاصرین، شیوخ اور تلامذہ نے اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ امام صاحب کی مدح میں اگر متاخرین کے اقوال نقل کئے جائیں۔ تو کاغذ اور روشنائی ختم ہو جائے۔

(مقدمہ فتح الباری)

فذاک بحر لا ساحل لہ

یہ سمندر ہے اس کا کوئی کنارا نہیں

محدث رجاء بن مرجا (م ۲۴۹ھ) جو کہ خود بھی بڑے پایہ کے محدث تھے۔ (تاریخ بغداد)

فرماتے ہیں۔

فضل محمد بن اسمٰعیل علی العلماء کفضل الرجال علی النساء

امام بخاری کی فضیلت سارے علماء و فقہائے محدثین پر ایسے ہے جیسے مردوں کی عورتوں پر

اور فرماتے ہیں۔

ھو من آیات اللہ تمشی علی الارض۔

یعنی امام بخاریؒ خدا کی ایک نشانی ہیں۔ جو زمین پر چلتی پھرتی ہے۔

امام ابو محمد عبد اللہ دارمی (م ۲۵۵ھ) فرماتے ہیں۔

بخاری فن حدیث میں بہت زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ خدا کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر عقلمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کو انھوں نے خوب سمجھا ہے۔ جب قرآن پڑھنے بیٹھتے ہیں تو بس اسی کے معنی سمجھنے میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے امثال اور حلال و حرام کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ کیا کہنا۔

(مقدمہ فتح الباری)

امام بخاری کی غیر معمولی قوت حافظہ

کے مالک تھے۔ استاد سے جو بھی حدیث سنتے۔ فوراً زبانی یاد ہو جاتی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بچپن میں ان کو ستر ہزار احادیث یاد تھیں۔ جس کتاب پر نظر ڈالتے تھے۔ وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی تھی۔

صاحب سیرۃ البخاری مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ) نے مقدمہ فتح الباری سے امام صاحب کے حافظہ کے متعلق دو حیرت انگیز واقعات درج کئے ہیں۔

(۱) امام بخاری سماع حدیث کے لئے کئی اسلامی ممالک میں گئے۔ شام، مصر، جزیرہ، حجاز، کوفہ، بصرہ، نیشاپور اور بغداد کے سفر اختیار کئے۔ بغداد جو علماء کا مرکز تھا۔ حافظ ابن کثیر کی روایت کے مطابق ۸ بار گئے۔

(البدایہ والنہایہ)

چنانچہ ایک دفعہ آپ کے حافظہ کا امتحان لیا گیا۔ مولانا عبدالسلام لکھتے ہیں۔

امام بخاری کا بایں شہرت دار الخلافت بغداد میں تشریف لے جانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ امام صاحب کے حفظ، اتقان، عبقریت، ذکاوت کی جانچ کے لئے گویا تمام دار الخلافت کے محدثین نے اتفاق کرکے یہ ترکیب بوجھی کہ سو حدیثوں کو اس طرح الٹ پلٹ کیا۔ کہ ایک حدیث کی سند دوسری حدیث کے متن میں ملا دی۔ اسی طرح پوری سو حدیثوں کی سند اور متن کو خلط ملط کرکے دس آدمیوں کے حوالہ کیا۔ اور ایک مجمع عام میں امتحان کی ٹھہری۔ شہر بھر کے اہل کمال جمع ہو گئے۔ شہر اُمڈ آیا۔ پہلے آدمی نے دس حدیثوں میں سے ایک حدیث پڑھی۔ امام صاحب نے فرمایا۔ "لا ادری" مجھے نہیں معلوم۔ پھر دوسری حدیث پڑھی۔ امام صاحب نے وہی "لا ادری" فرمایا۔ یہاں تک کہ پہلے شخص نے اپنی ہفت زبود کی پوری دس حدیثوں کو سنا دیا۔ اور امام صاحب وہی لا ادری کا جملہ دہراتے رہے۔

دوسرا کھڑا ہوا۔ اس نے ایک دو کرکے اپنی دسوں حدیثوں کو پیش کیا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے دسوں نے مل کر سو حدیثوں کو پورا کیا۔ اور امام صاحب کا وہی ایک جملہ لا ادری کل حدیثوں کے جواب میں تھا۔ جب اس طرح سو حدیثیں پوری ہو چکیں۔

تو مجمع میں جو لوگ امام صاحب سے ناواقف اور اس فن سے نابلد تھے ان کی باہم چشمک ہونے لگی۔ اور یہ خیال خام ان کے دلوں میں پکنے لگا کہ امام بخاری عاجز رہ گئے۔ اور ان کے حافظہ، عبقریت، کمالات علمی کے جس قدر افسانے سنے گئے ہیں۔ غلط ہیں۔ لیکن جو لوگ آپ کے فضل و کمال سے کسی قدر واقف تھے۔ بول اٹھے۔ فہم الرجل۔ امام بخاری اس ترکیب کو بھانپ گئے۔ امام المحدثین اس وقت کھڑے ہو کر پہلے سائل کی طرف مخاطب ہوئے۔ اور اس کے سوالات کی پہلی حدیث پڑھ کر فرمایا۔

اما حدیثک الاولیٰ فہٰذا الاسناد خطأٌ وصوابہ کذا۔

یعنی تمہاری پہلی حدیث جس سند سے بیان تم نے کی تھی غلط تھی اس کی اصل سند یہ ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث، تیسری حدیث یہاں تک کہ دس حدیثوں کو اسی ترتیب سے پڑھ کر غلط کو صحیح سے الگ کر دیا۔ اسی طرح دوسرے تیسرے یہاں تک کہ دسوں سائلین کی پوری حدیثوں کو بالترتیب دوہرا پڑھ کر سنا دیا۔ اور ان کی سندوں کو صحیح کر دیا۔ اس خداداد حافظہ، ذکاوت و تبحر کو دیکھ کر اہل بغداد حیرت میں آگئے اور آپ کے کمالات کا سب کو یقین ہو گیا۔ جیسا کہ آفتاب نکلنے پر دن کا۔

صاحب مرقاۃ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ فتحیر الناس من حفظہ واذعنوا لہ۔ یعنی لوگ حیرت میں ہو گئے۔ اور امام بخاری کے کمالات کا یقین ہو گیا۔

مبصرین فن اور اہل کمالات کے نزدیک غلط سندوں کو صحیح کرکے بتا دینا اگرچہ بڑا کمال ہے لیکن سب سے زیادہ تعجب خیز بات اس امتحان میں یہ ہوئی۔ کہ ان سو غلط اسنادوں کو جو سوالوں میں پیش کی گئی تھیں امام المحدثین نے ایک ہی بار سنا تھا لیکن جس ترتیب سے سنا تھا۔ اسی ترتیب سے ان سب کو پڑھ کر دہرایا اور فرمایا کہ تمہاری سب سندیں ان متنوں کے ساتھ غلط ہیں۔ فلاں متن کی فلاں سند صحیح ہے۔ اور فلاں متن کی فلاں سند غلط ہے۔

(سیرۃ البخاری صـ۱۰)

(۲) دوسرا واقعہ مبارک پوری نے آپ کے سفر سمرقند کا نقل کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔

جب امام بخاری سمرقند پہنچے۔ اس وقت سمرقند میں ۴۰۰ محدث ایسے کامل فن موجود تھے۔ جو مرجع خلائق شمار کئے جاتے تھے۔ امام المحدثین کی عبقریت، اور تبحر علمی کی خبر ان کو پہلے ہی سے پہنچ چکی تھی۔ اور ان کے کان اس صدا سے بھر چکے تھے۔ اہل سمرقند نے اتفاق کرکے ۷ دن تک بڑا مجمع کیا۔ اور امام المحدثین کے مغالطہ دینے میں ساری قوت ختم کر ڈالی۔ اہل شام کی حدیثوں کو عراقیوں کی اسانید میں اور اہل عراق کی سندوں کو شامیوں کی حدیث میں ادغام۔ حجاز کے متنوں کو یمنیوں کی سندوں میں خلط ملط کرکے امام المحدثین پر پیش کیا لیکن امام المحدثین نے ساری غلطیوں کی تصحیح فرما دی۔ اور نہ کہیں سند میں چوکے نہ متن میں۔ آخر اہل سمرقند عاجز آگئے۔ اور آپ کے خداداد حافظہ اور عبقریت کے آگے ان کے سر خم ہو گئے۔

(سیرۃ البخاری صـ۱۲۳)

امام صاحب نے ۲۵۶ھ میں داعی حق کو لبیک کہا۔

امام ترمذی رح

محمد بن عیسیٰ نام اور کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ امام ترمذی جس دور میں پیدا ہوئے اس زمانے میں علم حدیث شہرت کے درجہ کو پہنچ چکا تھا۔ آپ کو علم حدیث کی تحصیل کا شوق دامن گیر ہوا چنانچہ آپ نے اس کے حصول کے لئے مختلف شہروں، علاقوں اور ملکوں کا سفر کیا حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔ طاف البلاد وسمع خلقا من الخراسانیین والعراقیین والحجازیین

(تہذیب التہذیب ج ۹ صـ۳۸۷)

یعنی انہوں نے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ اور خراسان، عراق اور حجاز کے ارباب کمال سے سماع کیا۔

امام صاحب نے اپنے زمانے کے بہت سے ائمہ حدیث سے استفادہ کیا۔ اس لئے ان کے شیوخ کا استقصاء دشوار ہے۔ ائمہ صحاح میں سے تین آپ کے استاد ہیں۔

امام بخاری (م ۲۵۶ھ) امام مسلم (م ۲۶۱ھ) امام ابوداؤد سجستانی (م ۲۷۵ھ) امام ترمذی نے امام بخاری سے زیادہ استفادہ کیا۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں تفقہ فی الحدیث بالبخاری (تذکرۃ الحفاظ)

امام ترمذی کی وسعت نظر، کثرت اطلاع، رقت فہم، سیلان ذہن محتاج بیان نہیں۔ آپ کے حفظ وضبط، ثقاہت وعدالت کو علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے۔ زہد و ورع میں بھی آپ جواب نہیں رکھتے تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں: تورع وزہد بحدے داشت کہ فوق آں متصور نیست۔ کہ از خوف الٰہی اگر بسیار گریہ وزاری کرد نابینا شد

(بستان المحدثین)

یعنی زہد و ورع اس درجہ کا تھا۔ کہ اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ خوف الٰہی سے بکثرت گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ یہاں تک آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

حافظہ کا یہ عالم تھا کہ المثل بہ بھی لیا جاتا ہے۔ تو اسکے اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے امام صاحب کو جس طرح اہل محدثین سے استفادہ کا موقع ملا ویسے ہی خداداد قوت حافظہ بھی عطا کی گئی تھی۔

ابوسعید ادریسی فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی کی قوت حافظہ بیان ضرب المثل ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں انکے حافظہ کے متعلق ایک حیرت انگیز واقعہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ امام ترمذی نے ایک شیخ سے دو جز کے بقدر حدیثیں قلم بند کیں جس اتفاق سے کچھ دنوں کے بعد ان کو پھر ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا انہوں۔ یہ شیخ موصوف سے دوبارہ سماع حدیث کی درخواست کی شیخ نے سنانا شروع کیں۔ اور امام ترمذی نے فرمایا۔ کہ کاغذ امام ترمذی بیاض لیکر بیٹھ گئے گویا قلم بردشتاں میں یں تھی۔ یونہی سا متن پر قلم چلاتے رہے شیخ کو شبہ ہوا کہ یہ لکھتے نہیں ہیں۔ بلکہ یونہی قلم پھیر رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا تو بیاض سادہ بھی سیدھا ہوگئے۔ اور فرمایا کہ تم مذاق کرتے ہو۔ امام ترمذی نے عرض کیا۔ آپ گھبرائیے نہیں جتنی حدیثیں آپ نے سنائی ہیں سب مجھے یاد ہو گئی ہیں۔ چنانچہ تمام احادیث فر فر سنا دیں۔ شیخ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ان کو پہلے سے یاد تھیں اپنے سنے یاد نہیں کیا۔ امام ترمذی نے عرض کی آپ دوسری حدیثیں سنائیے۔ ان کو بعینہ دہرا دوں گا چنانچہ شیخ نے چالیس غریب حدیثیں سنائیں امام صاحب نے صرف ایک مرتبہ سن کر اسی وقت چالیس حدیثیں دہرا دیں۔ تب شیخ کو ان کی قوت حافظہ کا یقین ہو گیا۔ امام صاحب نے ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔ (بستان المحدثین صـ۲۷۹)

برطانیہ میں ہماری دعوت اور اسکا طریق کار

مولانا فضل ۔۔۔ صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث

یو کے کی لاھور میں پریس کانفرنس

توحید خالص کی دعوت جو ہر قسم کے شرک و بدعت کی آمیزش سے پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی سچی محبت سے سرشار ہو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اسی کا ذکر دلوں میں بٹھایا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص اور سچی محبت کرنے کی دعوت جس کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف آپ کی تابعداری کی جائے اور آپ کے فرمودات کو مشعل راہ بنایا جائے۔ برطانیہ میں دینی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے صرف کتاب و سنت سے رجوع کرنے اور ہر قسم کی بدعات و خرافات اور توہمات سے بچنے کی دعوت۔

ان انکار باللہ کے خلاف جد وجہد کرنے کی دعوت جو اسلام اور اس کی روشن و تابناک تعلیمات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہوں۔ برطانیہ میں فرقہ بندی سے بچنے کی دعوت اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی آفاقی تعلیمات پیش کرنے کی دعوت۔ افتراق کی بجائے اتحاد و اتفاق کی دعوت۔ دور حاضر میں اسلامی ممالک میں بالعموم اور یورپ میں بالخصوص دین کا کام کرنے کے لیے عقیدے کی پختگی بہت ضروری ہے اگر دین کا کام کرنے والے یا تحریک کے داعی عقیدے میں کمزور ہوں گے تو کامیابی سے ہمکنار ہونا مشکل ہو جائے گا ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں ہمارے اسلاف اور اکابرین نے بے شمار تکالیف برداشت کر کے صحیح عقائد کو عام کیا ... سے لوگوں کو بچانے کی ... میں کامیاب رہ چکے۔

مغرب میں اشاعت اسلام کی ضرورت

آج یورپ میں تبلیغ و اشاعت کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم وہ لوگ جو برطانیہ میں دین کا کام کر رہے ہیں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان میں فرقہ وارانہ شدت کم ہو بلکہ وہ آپس کے اندر ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کریں اور ان کی مہم ... یہ مقصد یہ ہے کہ ہم نے برطانیہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی دعوت پیش کرنا ہے ... عیسائیوں کی نئی نسل ان کے ... سے بیزار ہے۔ فاسد اور ملحدانہ ذہن کی تسکین کا سامان نہیں ہے۔ اسے فساد اور خرابی سے محفوظ رکھنے کے لیے اسلام سے ایک ایسا پاکیزہ نظام ... جس کو اپنانے کے بعد ... میں اخلاق و اصلاح پیدا ہوتی ہے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے اغراض و مقاصد

(۱) اس غیر اسلامی ملک میں اسلام کو بحیثیت نظام اور دعوت خالص اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں پیش کیا جائے۔

(ب) بعض غیر اسلامی عقائد و اعمال مسلمانوں میں رائج ہیں اور غیر مسلم ان کو اسلام جز کہہ کر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور لوگوں کو اسلام سے بدظن کرتے ہیں۔ ایسے عقائد و اعمال کے غیر اسلامی ہونے کو واضح کیا جائے تاکہ ایک طرف مسلمان بچے اور نکھرے ہوئے دین سے واقف ہو سکیں اور دوسری طرف غیر مسلموں پر اتمام حجت بھی ہو جائے۔

(ج) یہاں غیر میں مسلمانوں کے دینی۔ اسلامی۔ تہذیبی اور دیگر مسائل کے صحیح حل کے لیے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے نئی نسل کو اسلامی روایات سے وابستہ رکھنے کیلئے انفرادی و اجتماعی بھرپور کوششیں کی جائیں۔

سرگرمیوں کا ایک جائزہ

نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے طریقے ... کے طور پر قرآن مجید ناظرہ - توحید - اسلامی عقائد - اسلامی فقہ - اسلامی تاریخ - اسلامی ادب و اخلاق - اسلامی جنرل نالج معاشرتی علوم - جغرافیہ اور اردو کے مضامین باقاعدہ درجہ بندی کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں اور عربی سکھانے کی بھی کلاسیز جاری ہیں۔ تبلیغ کے سلسلہ میں مختلف شہروں میں تبلیغی جلسے کیے جاتے ہیں اور مختلف شہروں میں درس قرآن کے حلقے قائم ہیں۔ اسی طرح مسلم بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے تسلی بخش انتظام ہے۔ جمعیت کے تحت ایک مسلم ایڈوائزری سنٹر بھی کام کر رہا ہے جو تارکین وطن کو پیش آنے والے مسائل میں راہنمائی اور امداد کرتا ہے جمعیت کا ... برمنگھم میں ہے اس شہر میں ایک مرکزی مدرسہ ہے اور پانچ اس کی برانچیں ہیں اور ملک کے مختلف شہروں میں تقریباً ۱۵ تعلیمی مدارس کام کر رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے کام کرنے والے ساتھیوں کی بہترین ٹیم ملی ہے جو نہایت ہی اخلاص اور محنت سے کام کر رہے ہیں اور ان میں سے پنجاب کی ... اور اسلامیہ یونیورسٹی مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ بعد ازاں آپ نے اس پریس کانفرنس کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا جس کا اہتمام لاہور کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں کیا گیا۔

۲۵ نومبر کی شام کو آپ نے ماموں کانجن کے تبلیغی جلسہ میں شرکت کی ۲۶ نومبر کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ۲۷ نومبر کو لاہور میں دعوت و ارشاد کے ڈائریکٹر شیخ عبدالعزیز سے ملاقات کی اور برطانیہ کے تبلیغی کام کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اگر آپ ... ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ شیخ موصوف نے فرمایا کہ آپ لکھ کر دے دیں اور ہم ضرورت کے مطابق ... شام کے وقت جناب بشیر انصاری کی معیت میں علامہ احسان الٰہی ظہیر سے ملاقات کی جس میں جماعتی اختلاف و انتشار پر تبادلہ خیال کیا۔

۲۸ نومبر کی صبح آپ نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق صاحب سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی اور ان سے بھی جماعتی امور کے متعلق گفتگو ہوئی دوران ملاقات آپ نے یہ کوشش فرمائی کہ ہر ممکن طریقے سے اختلافات کو ختم کیا جائے جماعت میں اتحاد پیدا کیا جائے اور دین کے تقاضوں کے مطابق نفاذ اسلام اور سنت کی اشاعت کے کام کو تیز تر کیا جائے

خریداران ترجمان کے نام

خریداران ترجمان سے گزارش ہے کہ رسالہ تمام بقایا جات دفتر ہذا کو ارسال کریں بصورت دیگر ہم ان کے نام شائع کرنے پر مجبور ہوں گے۔
منیجر ترجمان ایم شریف عطیشی۔

اخبار ترجمان میں اشتہارات دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

اہلحدیث کیلئے دعوت فکر و عمل

میرے بھائی! اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں اسلام جیسی نعمت سے نوازا ہے اور پھر اسلام بھی وہ جو بالکل خالص اور تمام غلطیوں سے پاک ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے۔ دنیا کے کتنے مسلمان ہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کو محمدی اسلام نصیب نہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے اسلام بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے ہمارا اسلام خالص محمدی ہے جو صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مبنی ہے جس کی تفسیر قرآن و حدیث ہے جس کی تعبیر ما انا علیہ و اصحابی ہے اس نعمت کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے بلکہ اگر ہم اس کی خاطر جان بھی قربان کر دیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم نے اس نعمت کا حق ادا نہیں کیا۔ نہ ہم نے جماعتی طور پر لوگوں کو خالص اسلام سے متعارف کرایا نہ کوئی اپنا جماعتی کردار بنا کر لوگوں کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کیا حالانکہ آج دنیا کی نگاہیں اسلام کا عملی نمونہ دیکھنے کو ترس رہی ہیں۔

ہم تبلیغی جلسے بہت کرتے ہیں۔ لیکن ان کا مقصد دینی کم ہوتا ہے دنیاوی زیادہ ان میں زیادہ تر زبانی جمع خرچ ہوتا ہے عملی تبلیغ کم ہوتی ہے اور اصل تبلیغ عمل سے ہوتی ہے۔ اگر عمل پیش کیا جائے تو وہ زبانی وعظوں اور اسٹیجی تقریروں سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ لیکن عمل آج کہاں اور خاص کر ہمارے مولوی صاحبان تو عمل میں بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے عوام میں تو پھر دین کی تڑپ ہے۔ ہمارے مولویوں میں وہ تڑپ نہیں۔ تبلیغ آج ہمارے مولویوں کا پیشہ بن گئی ہے۔ اس لیے وہ [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوگئے ہیں۔ بلکہ وہ تو آج کل وکیل اور ڈاکٹر بنے ہوئے ہیں۔ ہماری تقریریں دنیا کمانے کا حیلہ تو ہیں انقلاب لانے کا وسیلہ نہیں۔ جو اہلحدیث ہی کیا ہوا وہ تبلیغ کیا ہوا جو انقلابی نہ ہو۔ اور اس کی تقریر انقلاب آفرین نہ ہو۔ آج ہماری تقریریں اصلاح کے لئے کم ہیں۔ واہ واہ کے لیے زیادہ آج ہمارے مولوی طوطی اور بلبل تو بنتے ہیں۔ اسلام کے بننے کی تمنا کسی کے دل میں نہیں۔ حضرت بلال نے ماریں کھا کھا کر اسلام کی تبلیغ کی۔ ہمارا مولوی دھن میں اگر مست ہو ہو کر گا گا کر تقریریں کرتا ہے۔

میرے بھائی! ہم اہلحدیث ہیں۔ کیا احادیث میں تبلیغ کا یہی طریقہ ہے جو ہم نے آج کل اپنا رکھا ہے۔ کیا ہمارے اسلاف اسلام کی تبلیغ ہماری طرح جلسے جلوسوں اور کانفرنسوں سے ہی کرتے تھے۔ میرے بھائی ہمارے اسلاف تو عمل کے پیکر تھے۔ اسلام کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ وہ ہماری طرح صرف زبان کے دھنی اور تقریر کے بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے عمل سے بھی اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن آج ہم عمل سے عاری اور تکلفات کے دلدادہ ہیں۔ قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ "اے نبی آپ کہہ دیں کہ میں تبلیغ پر تم سے کوئی اجر و معاوضہ نہیں مانگتا ہوں اور نہ تکلف و تصنع کرتا ہوں" لیکن آج کل ہمارے مولوی فیس بھی ڈبل مانگتے ہیں اور سوانگ بھی خوب رچاتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان سے بچائے۔

میرے بھائی! اب تبلیغ ہمارا طرۂ امتیاز ہے اور اسی وجہ سے خیر امة اخرجت للناس ہمارا خطاب ہے تو ہمیں اس کام کو احسن طریق سے انجام دینا چاہیے۔ لاکھوں روپیہ جو جماعتی سیاست اور الیکشنوں پر خرچ ہوتا ہے۔ ہمیں تبلیغ پر خرچ کرنا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں کی صورت میں ایسا لٹریچر شائع کرنا چاہیے جس میں دین کو آسان کر کے سائنٹیفک طریقے سے پیش کیا جائے۔ جس میں ہماری جماعت کا تعارف بھی ہو۔ اصل اسلام کی شناخت و معرفت بھی۔ جو عوام کو مفت اور با آسانی مل بھی سکے۔ مبلغین کی ایک فوج ظفر موج تیار کرنی چاہیے جو تبلیغ کے جذبے سے سرشار ہو۔ جو تبلیغ کو ذریعہ معاش نہ سمجھے بلکہ ذریعہ نجات سمجھے۔ جو سیرت و کردار میں اسلاف کا نمونہ ہو ایثار و قربانی میں ایک مثال ہو ہر ضلع میں مبلغین کا ایک مرکز ہو جو ان کی کفالت کرے تاکہ مبلغین فارغ البال ہو کر دین کی تبلیغ کریں ایسے مبلغین کو شہر شہر اور قریہ قریہ پھیلا دیا جائے تاکہ لوگ اصل اسلام سے متعارف ہوں اور اقامت دین کی راہ ہموار ہو۔

جہاں تک اسلامی نظام کا تعلق ہے ہم اس سے بالکل لاتعلق ہیں۔ ہماری بلا سے ملک کا نظام اسلامی ہو یا غیر اسلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مدینہ پہنچتے ہی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ دی تھی ہم تو پینتیس برس ہو گئے آج تک اسلامی ریاست کا خواب تک نہیں دیکھا۔ پاکستان میں اسلام کو نافذ کرنا تو درکنار ہم نے اپنے گھروں میں آج بھی وہی انگریزی تہذیب، وہی جاہلیت کی رسمیں، وہی بے دینی کا ماحول۔ صحابہ زندگی کے ہر میدان میں اہلحدیث تھے۔ ہم صرف مسجدوں میں اہلحدیث ہیں۔ سیاست میں ہم نے غیروں اور بے دینوں کو اپنا امام بنا رکھا ہے اور ان کی سیاسی پارٹیوں میں شامل ہیں۔ دین میں ہم حنفی، شافعی تک بننا گوارا نہیں کرتے۔ سیاست میں ہم لیگی، جمہوری، پیپلیا، استقلالی اور غیر استقلالی، پتہ نہیں کیا کیا کچھ بن جاتے ہیں اور ذرا خیال نہیں کرتے۔

میرے بھائی! دین اور سیاست کی یہ تفریق کہ دین ہمارا محمدی اور سیاست ہماری انگریزی، کیا یہ اسلام ہے۔ کیا یہ کردار اس جماعت کو زیبا دیتا ہے۔ جس کے دعوے ہیں کہ وارث رسول ہم ہیں کنتم خیر امة اخرجت للناس سے [illegible] ہم ہیں۔ ما انا علیہ و اصحابی کے مصداق ہم ہیں لا تزال طائفة من امتی [illegible] جماعت کے بارے میں ہے۔ فطوبیٰ للغرباء الذین یصلحون ما افسد [illegible] من سنتی کی بشارت ہمارے لیے ہے۔ قرآن کہتا ہے یا ایہا الذین [illegible] ادخلوا فی السلم کافة اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ لیکن ہم آدھے اسلام میں ہی [illegible]۔ عبادت ہماری اسلامی ہے۔ معیشت و معاشرت غیر اسلامی۔ سیاست ہماری انگریزی ہے تہذیب و تمدن ہمارا رواجی۔ جب ہم کافرانہ نظام کو اپناتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اسلام کا اپنا کوئی نظام نہیں۔ اسلام ایک ناقص دین ہے۔ یا اسلام کے یہ نظام ہمیں پسند نہیں۔ ورنہ ہم ان کو کیوں نہ اپناتے۔ انگریزی نظاموں کو اپناتے ہیں اور یہ دونوں صورتیں کافرانہ ہیں۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے۔

سانحہ ارتحال

موت العالم موت العالم

عالم اسلام میں یہ خبر نہایت درد و غم رنج و الم کے ساتھ سنی جائے گی کہ شمس الہدیٰ دلالپور کے شیخ الحدیث جامع معقول و منقول الاسلام مولانا عبدالمنان صاحب ۸ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز سنیچر [illegible] بجکر ۳۰ منٹ یک بیک حرکت قلب بند ہو کر اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ناظرین والا تمکین سے گزارش ہے کہ مولانا مرحوم کے لیے جنازہ غائبانہ پڑھ کر دعائے مغفرت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں ان کو جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین۔

غمزدہ

محمد [illegible] علی

مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ دلالپور

پوسٹ [illegible] ضلع [illegible] بہار۔

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مطبوعات

رحمۃ للعالمین مکمل سیٹ	۶/۵
ترمذی شریف مکمل	
تاریخ اسلام مکمل سیٹ	۱۰۰/۰۰
ترجمان القرآن اول دوم سوم چہارم مکمل سیٹ	۳۵/۰۰
قاموس الجدید اردو عربی	۲۷/۰۰
المنجد	۸۰/۰۰
اسلامی وظائف	۱۵/۵۰
یسرنا القرآن سیکڑہ	۸۰/۰۰
پارہ عم "	۳۵/۰۰
قاعدہ بغدادی "	۲۰/۰۰
شہدائے احد	۵/۵۰
رہبر کامل	۵/۰۰
جبین نیاز محمدی نماز	۳/۰۰
کتاب الجنائز	۵/۵۰
فتاویٰ علماء حدیث اول	۹/۵۰
" دوم	۱۹/۰۰
قرآنی مشعلیں اول	۷/۵۰
" " دوم	۷/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان	۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزاء از علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ	۲/۰۰
درجات الیقین شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح	۱/۵۰
دستور المتقی مجلد	۱۲/۰۰
غیر "	۱۰/۰۰
چمن اسلام قاعدہ	۱/۲۰

چمن اسلام اول	۱/۴۰
" " دوم	۲/۰۰
" " سوم	۲/۷۵
" " چہارم	۳/۰۰
" پنجم	۵/۰۰
اسلامی کہانیاں اول	۱/۵۰
" " دوم	۲/۰۰
" " سوم	۲/۵۰
آسان حساب اول	۱/۵۰
" " دوم	۲/۰۰
" " سوم	۲/۵۰
معلومات عامہ اول	۱/۵۰
" " دوم	۲/۰۰
" " سوم	۲/۵۰
ہندی پرائمری بک	۱/۰۰
حسن بصری	۱/۰۰
فضائل ماہ محرم و یوم عاشورہ	۱/۰۰
ارکان ایمانیات	۳/۰۰
حب رسول کے مظاہرہ	۱/۵۰
دینی تحریکوں میں بنائی بگاڑ کے مفہوم	۵/۵۰
تمثالی پاکٹ بک	۱/۵۰
اسلام اور اہل حدیث از حضرت مولانا ثناء اللہ مرحوم	۵/۵۰
وجوب ایصال ثواب	۲/۰۰
اسلامی فقہ علامہ عبدالرحمٰن رحمانی	
کلمہ طیبہ سی بی خان	۱/۰۰
شرک کیا ہے؟ امام ابن تیمیہ	۲/۰۰

توحید کیا ہے؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب	۲/۵۰
مسنون دعائیں، عاصم نعمانی	۱/۲۵
کردار کا جادو۔ شاہ مصلح الدین	۱/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہید	۳/۵۰
چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو	۸/۰۰
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید	۲/۲۵
اقبال اور نیشنلزم ڈاکٹر ایس اے رحمٰن ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان	۶/۰۰
مولانا مودودی کی تحریریں، [illegible] خاں	۲/۵۰
قرآنی اخلاق، پروفیسر عبدالصمد صارم	۳/۰۰
رہنما کتاب حافظ محمد ذکی	۵/۰۰
حضرت عائشہ کی شادی اور اصل عمر محمد فاروق خاں ایم۔ اے	۰/۷۵
انسانیت کی تعلیم اور اسلام پروفیسر عبدالحمید صدیقی	۱/۰۰
رسول اللہ کی نماز علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ	۴/۰۰
مثالی معاشرہ شفیق احمد اقبال والے	۲/۵۰
مہر نبوت علامہ قاضی سلیمان منصورپوری مؤلف رحمۃ للعالمین	۷/۰۰

آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال	۶/۰۰
تبرکات آزاد	۲/۰۰
قول فیصل	۲/۵۰
شہید اعظم	۶/۵۰
انسانیت موت کے دروازہ پر	۶/۰۰
کاروان خیال	۶/۵۰
غبار خاطر	۱۶/۵۰

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

دین کیا ہے؟	۳/۰۰
تعمیر ملت	۳/۵۰
ظہور اسلام	۳/۰۰
تاریخ کا سبق	۳/۰۰
مذہب اور سائنس	۴/۵۰
تعارف اسلام	۳/۵۰
تجدید دین	۳/۰۰
الاسلام	۱۵/۵۰
زلزلہ قیامت	۳/۵۰
عقلیات اسلام	۲/۵۰
فسادات کا مسئلہ	۲/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج	۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت	۳/۵۰
اسلامی دعوت	۲/۰۰
قرآن کا مطلوب انسان	۵/۵۰

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶

1372/D344
Md. Ismail zarlanger
Mbl. - Khilwat
House No. 20-4-524
HYDRABAD
(A.P.)